قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 04 نومبر 2020ء | 17 ربیع الاول 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 261

ارشادِ باری تعالیٰ

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا

(الفرقان: 31)

ترجمہ: اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں وقف عارضی پر کسی کے ساتھ گیا ہوا تھا۔ تو ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم تلاوت سے فارغ ہوئے تو وہ مجھے کہنے لگے کہ میاں تم سے مجھے ایسی امید نہیں تھی۔ میں سمجھا پتہ نہیں مجھ سے کیا غلطی ہو گئی۔ میں نے پوچھا ہوا کیا ہے۔ کہنے لگے کہ مَیں دو تین دن سے دیکھ رہا ہوں کہ تم تلاوت کرتے ہو تو بڑی ٹھہر ٹھہر کے تلاوت کرتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اٹکتے ہو تمہیں ٹھیک طرح قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا۔ تو میں نے ان کو کہا کہ اٹکتا نہیں ہوں بلکہ مجھے اسی طرح عادت پڑی ہوئی ہے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا طریق ہوتا ہے۔ اس حدیث کا حوالہ تو نہیں پتہ تھا۔ قرآن کی یہ آیت میرے ذہن میں نہیں آئی۔ لیکن مَیں نے کہا مجھے تیز پڑھنا بھی آتا ہے بے شک تیز پڑھنے کا مقابلہ کر لیں لیکن بہرحال جس میں مجھے مزا آتا ہے اسی طرح میں پڑھتا ہوں، تلاوت کرتا ہوں۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی علمیت دکھانے کے لئے بھی سمجھتے ہیں کہ تیز پڑھنا بڑا ضروری ہے حالانکہ اللہ اور اللہ کے رسول کہہ رہے ہیں کہ سمجھ کے پڑھو تا کہ تمہیں سمجھ بھی آئے اور یہی مستحسن ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے۔ ہر ایک کی اپنی سمجھنے کی رفتار اور اخذ کرنے کی قوت بھی ہے تو اس کے مطابق بہرحال ہونا چاہئے اور سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہئے۔ قرآن کریم کا ادب بھی یہی ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ اگر اچھی طرح ترجمہ آتا بھی ہو تب بھی سمجھ کر، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھنا چاہئے تا کہ ذہن اس حسین تعلیم سے مزید روشن ہو۔ پھر جب انسان سمجھ لے، ہر ایک کا اپنا علم ہے اور استعداد ہے جس کے مطابق وہ سمجھ رہا ہوتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن قرآن کریم کا فہم حاصل کرکے اس کو بڑھانا بھی مومن کا کام ہے۔ ایک جگہ ہی یہ تعلیم محدود نہیں ہو جاتی۔ تو جتنی بھی سمجھ ہے، بعض تو بڑے واضح احکام ہیں، سمجھنے کے بعد ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کسی بھی اچھی بات کا یا نصیحت کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب وہ نصیحت پڑھ یا سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہو گی۔ کیونکہ تلاوت کا ایک مطلب پیروی اور عمل کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرما دیا ہے کہ یہ قرآن میں نے تمہارے لئے، ہر اس شخص

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار (منظوم)
- حفظ مراتب
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حافظ قرآن کو جنت میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا کہ تم قرآن پڑھتے جاؤ اور بلندی کی طرف چڑھتے جاؤ۔ پس وہ قرآن کریم پڑھتا جائے گا اور بلندی کی منازل طے کرتا جائے گا۔ کیونکہ ہر ایک آیت کے بدلے اس کے لئے ایک درجہ ہو گا۔ یہاں تک کہ آخری آیت کے پڑھنے تک جو اسے یاد ہو گی وہ بلندی کی طرف چڑھتا جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب ثواب القرآن)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

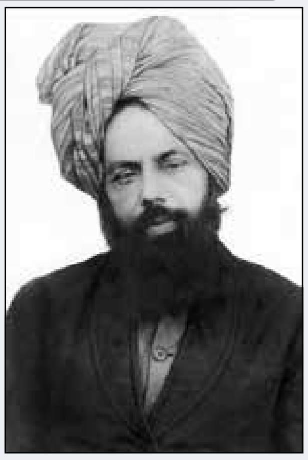

قرآن شریف پر تدبر کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اُس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے۔ اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو۔ اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم پر تدبر و تفکر کرنے کے بارہ میں مزید فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰنُ۔ یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے۔ اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 157 جدید ایڈیشن)

پرستش کی جڑ تلاوت کلام الٰہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

پرستش کی جڑ تلاوت کلام الٰہی ہے۔ کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے یا سنا جائے تو ضرور سچے محب کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے اور شورش عشق پیدا کرتا ہے۔ (سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2۔ صفحہ 283)

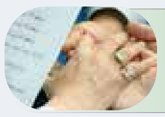

دربارِ خلافت

اسلام کی کسی ایک بات کو بطور ماٹو چننا درست نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حوالہ پیش فرماتے ہیں:۔

...پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس بات کو سامنے رکھے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی کسی ایک بات کو بطور ماٹو چننا درست نہیں پس بے شک ''فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ'' ایک عمدہ ماٹو ہے اسی طرح ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' بھی عمدہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ آیت بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی (الاعلیٰ: 17۔ 18) یعنی نادان لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں حالانکہ آخرت یعنی دین کی زندگی کا نتیجہ دنیوی زندگی سے اعلیٰ اور دیرپا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 562 تا 563 خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اگست 1936ء)

اکثر ہم جمعہ پر سورۃ میں یہی آیت پڑھتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار تعلیم قرآن کریم نے دی ہے۔ پس قرآن کریم کی وہ کون سی تعلیم ہے جو ماٹو نہ بن سکے، جو مطمح نظر نہ بن سکے۔ جس پر نظر ڈالیں اور اس پر غور کریں تو وہ دل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

اس تمہید کے بعد پھر آپ نے یہ فرمایا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ ظَہَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ کا مصداق تھا۔ کوئی خرابی ایسی نہ تھی جو اس زمانہ میں پیدا نہ ہوگئی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں، اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی اس زمانے کا ظل ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی تمام قسم کی خرابیاں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اس لئے آج مذہب کی بھی ضرورت ہے۔ اخلاق کی تمام اقسام کی بھی ضرورت ہے۔ دنیا کی ہر خوبی اور ترقی کی بھی ضرورت ہے۔ جہاں لوگوں کے دلوں سے ایمان اٹھ گیا ہے وہاں اخلاق فاضلہ بھی اٹھ گئے ہیں اور حقیقی دنیوی ترقی بھی مٹ گئی ہے کیونکہ اس وقت جسے لوگ ترقی کہتے ہیں وہ نفسانیت کا ایک مظاہرہ ہے۔ چاہے وہ ذاتی طور پر ہو یا بین الاقوامی طور پر دیکھ لیں کیونکہ اس وقت جسے لوگ ترقی کہتے ہیں وہ صرف اپنی ذات کے لئے مفاد ہے۔ وہ دنیا کی ترقی نہیں کہلا سکتی کیونکہ اس سے دنیا کا ایک حصہ فائدہ اٹھا رہا ہے اور دوسرے کو غلام بنایا جا رہا ہے۔ چاہے وہ سیاسی غلامی ہو یا معاشی اور اقتصادی غلامی ہو کسی نہ کسی صورت میں ایک حصہ غلام بن رہا ہے اور ان کے لئے بہرحال یہ ترقی نہیں ہے اور جو ترقی کر رہے ہیں ان کے بھی اپنے مفادات ہیں، نفسانیت ہے جس کو وہ ترقی کا نام دیتے ہیں۔ پس ایسے وقت میں یہ کہنا کہ فلاں آیت کو مطمح نظر بناؤ اور فلاں کو چھوڑ دو یہ غلط ہے بلکہ قرآن کریم کی ہر آیت ہی ہمارا مطمح نظر اور نصب العین ہے اور ہونا چاہئے۔ پس ہمارا ماٹو تو تمام قرآن کریم ہی ہے لیکن اگر کسی دوسرے ماٹو کی ضرورت ہے تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مقرر کر دیا اور وہ ہے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ اور یہ تمام قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ تمام تعلیمیں اور تمام اعلیٰ مقاصد توحید سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح بندوں کے آپس کے تعلقات اور بندے کے خدا تعالیٰ سے تعلقات یہ بھی توحید کے اندر آ جاتے ہیں۔ اور توحید ایسی چیز ہے جو بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے ظاہر نہیں ہوسکتی۔ اس لئے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ لگا دیا گیا ہے کہ حقیقی معبود کی تلاش یا خدا تعالیٰ کو اگر دیکھنا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے دیکھو۔ گویا آپ ہی وہ عینک ہیں جس سے معبود حقیقی نظر آ سکتا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لی جائے تو الحمد سے لے کر الناس تک ہر جگہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مضمون نظر آئے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہی ہے جن کے آنے سے دنیا میں توحید حقیقی قائم ہوئی ورنہ اس سے پہلے بعض لوگوں نے حضرت عزیر کو بعض نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ بعض لوگ ملائکہ کو معبود بنائے بیٹھے تھے۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہر قسم کے فسادوں کو دور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی توحید کے قیام کے لئے کھڑا کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی دنیا میں پھر توحید قائم ہوئی اور یہی لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ماٹو ہے جو ہم اپنی اذانوں کے ساتھ بھی بلند کرتے ہیں۔ جب کسی شخص کو اسلام میں لایا جاتا ہے تو اسے بھی لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہلوایا جاتا ہے کیونکہ حقیقی اسلام اسی کا نام ہے۔ اگر کسی میں دینی کمزوری پیدا ہوتی ہے تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا ہوتا ہے ورنہ اگر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہر وقت سامنے ہو تو انسان دینی کمزوریوں سے محفوظ رہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 563 تا 565 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

(خطبہ جمعہ 9/ مئی 2014ء)

پاک محمدؐ مصطفیٰ نبیوں کا سردار

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن، جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں، جب دنیا میں تو آتی تھی

جب باپ کی جھوٹی غیرت کا، خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی، یوں ماں تیری گھبراتی تھی

یہ خونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی

کیا تیری قدروقیمت تھی! کچھ سوچ تری کیا عزت تھی!
تھا موت سے بد تر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی

عورت ہونا تھی سخت خطا، تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا، تا مرگ سزائیں پاتی تھی

گویا تو کنکر پتھر تھی، احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ، ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

وہ رحمت عالم آتا ہے' تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے

ان ظلموں سے چھڑواتا ہے

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفیٰ نبیوں کا سردار

صلِّ علیٰ محمَّدٍ

الفضل ''خاتم النبیین نمبر مورخہ 12جون 1928ء صفحہ 71۔ 72
(در عدن)

اداریہ

حفظ مراتب

حفظ مراتب کے معنی مرتبے کا پاس یا لحاظ کرنے اور درجے کی رعایت یا ادب کا پاس کرنے کے ہیں۔ عمر یا عہدہ سے بڑھے آدمی کو اس کا مقام دینا اور عزت سے پیش آنا حفظ مراتب کہلاتا ہے۔ اسلام نے مرتبوں اور منصبوں کی تکریم و توقیر کی تعلیم دی ہے۔ بلکہ بعض نے تو اس کو ان علوم میں سے ایک علم قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سکھلائے جس کا ذکر سورۃ البقرہ آیت 32 میں ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّہَا ثُمَّ عَرَضَہُمۡ عَلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ ہٰۤؤُلَآءِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ

ترجمہ: اور اس نے آدم کو تمام نام سکھائے پھر ان (مخلوقات) کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا مجھے ان کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہر چیز کے مراتب ہوتے ہیں۔ مثلاً کپڑا ہے۔ تو کھدر، ململ اور خاصہ لٹھا محض کپڑا ہونے کی حیثیت سے تو کپڑا ہی ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ وہ سفید ہیں بظاہر ایک مساوات رکھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ریشم بھی سفید ہوتا ہے۔ لیکن کیا ہر آدمی نہیں جانتا کہ ان سب میں جدا جدا مراتب ہیں اور ان میں فرق پایا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ حفظ مراتب کی تفصیل میں بیان فرماتے ہیں:

گر حِفظِ مَراتِب نہ کُنی زندیقی

پس جس طرح پر ہم سب اشیاء میں ایک امتیاز اور فرق دیکھتے ہیں۔ اسی طرح کلام میں بھی مدارج اور مراتب ہوتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ کا کلام جو دوسرے انسانوں کے کلام سے بالاتر اور عظمت اپنے اندر رکھتا ہے اور ہر ایک پہلو سے اعجازی حدود تک پہنچتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے برابر وہ بھی نہیں۔ تو پھر اور کوئی کلام کیونکر اس سے مقابلہ کرسکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 26)

یہاں حضرت مسیح موعودؑ نے فارسی کا یہ مصرعہ استعمال فرمایا ہے:

گر حِفظِ مَراتِب نہ کُنی زندیقی

اس کا ترجمہ یہ ہے: اگر تو لوگوں کے مرتبہ کا خیال نہیں رکھتا تو، تو بے دین ہے۔

یہ معروف صوفی شاعر مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی کی اس رباعی کا ایک مصرعہ ہے

اے بُردہ گماں کہ صاحب تحقیقی
وندر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد
گر حفظ مراتب نہ کُنی زندیقی

اے وہ جو اپنے آپ کو دانشمند و عالم سمجھتے ہو اور درستی اور یقین کی صفت میں سچا۔ تمہیں ہر مرتبہ کا احترام بجالانے کا حکم ہے۔ اگر تو لوگوں کے مرتبہ کا خیال نہیں رکھتا تو، تو بے دین ہے۔

حفظ مراتب کا آغاز خود اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جو مقام قرآن و حدیث میں بیان ہوا ہے وہ اللہ کو دیا جائے اللہ کے نام کو ادب و احترام سے لیا جائے ہنسی مذاق میں بھی اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی تحقیرانہ فقرہ یا لفظ نہ بولا جائے۔ مشرکانہ مجالس میں بیٹھنا مناسب نہیں۔

اللہ کے لفظ کے ساتھ ’’تعالیٰ‘‘ لگانا بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسمائے حسنہ کا نام لے کر اس کو پکارنے کا حکم سورۃ الاعراف آیت 181 میں یوں ملتا ہے۔

وَ لِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اَسۡمَآئِہٖ ؕ سَیُجۡزَوۡنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ

ترجمہ: اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اُسے ان (ناموں) سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تکریم و تعظیم

حفظ مراتب میں دوسرا نمبر ہمارے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا آتا ہے۔ جن کے متعلق کہا گیا کہ جب تمہارے سامنے ’’محمد‘‘ کا نام لیا جائے تو اس پر درود بھیجو۔ اس کا 10 گنا ثواب ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160-161)

پھر فرمایا:

’’میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 67-68)

قرآن کریم کا مقام

رسول کریم ﷺ کے بعد دینی لحاظ سے حفظ مراتب میں قرآن کریم آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہے۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔ جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذات پاک حضرت باری تعالیٰ پر نہیں لگاتا۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول ص 81-82)

پھر فرمایا:

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے 700 حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 26)

انبیاء و رُسل کا مقام

حفظ مراتب میں تمام انبیاء و رُسل پر ایمان بھی ضروری ہے۔ کسی کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھا جائے کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے بھجوائے گئے ہیں۔ آج کے دور میں بعض مسلمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ گالی گلوچ اور بُرا بھلا کہنے سے بھی نہیں ہچکچاتے جبکہ حفظ مراتب کے لحاظ سے ان کی عزت و تکریم تمام پر لازم ہے۔ پھر آپ کے خلفاء اور صحابہ کا درجہ آتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور کتب ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہمارا ایمان ہے کہ بزرگوں اور اہل اللہ کی تعظیم کرنی چاہئے لیکن حفظ مراتب بڑی ضروری شے ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ حد سے گزر کر خود ہی گنہگار ہو جائیں اور آنحضرت ﷺ یا دوسرے نبیوں کی ہتک ہو جائے۔ وہ شخص جو کہتا ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ بھی امام حسینؑ کی شفاعت سے نجات پائیں گے۔ اس نے کیسا غلو کیا ہے جس سے سب نبیوں کی اور آنحضرت ﷺ کی ہتک ہوتی ہے مگر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ان لوگوں نے حضرت امام حسینؑ کی تعریف میں اس قدر غلو کیا ہے مگر امام حسن رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے وقت ان لوگوں سے ایسا دلی جوش صادر نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ معلوم نہیں کہ کیا ہے شاید یہی باعث ہو کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی بیعت کر لی تھی۔ (الحکم جلد 7 نمبر 16 صفحہ 8 مورخہ 30 اپریل 1903ء)

صحابہ رسول کی عزت و تکریم

حفظ مراتب میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کا مقام و مرتبہ درجہ بدرجہ آتا ہے۔ آج اس آرٹیکل میں اس کا ذکر بطور خاص ضروری ہے کیونکہ آج کل مسلمانوں میں بعض فرقے ایک دوسرے کے مسلمہ صحابہ کو بُرا بھلا کہنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ جبکہ تمام صحابہ رسولؐ معزز اور مکرم ہیں۔ جن کے بارہ میں آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

اَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ بِاَیِّہِمۡ اقۡتَدَیۡتُمۡ اِہۡتَدَیۡتُمۡ کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کسی نے ان کی پیروی کی وہ ہدایت پا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں اس طرح بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آ کر کچھ پوچھتا تو اسی ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت ﷺ کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے۔ صحابہ بڑے متادب تھے"۔ (ملفوظات جلد سوم ص 455)

عہدیداران کا مقام اور تکریم

جماعت احمدیہ میں عہدیداران کے مقام و مرتبہ کا پاس کرنا اور ان سے ادب سے پیش آنا بھی حفظ مراتب میں شامل ہے۔ بسا اوقات ایک ایسا انسان منتخب ہو جاتا ہے جس کو کوئی دوسرے انسان کی طبیعت قبول نہیں کر رہی ہوتی۔ ایسے میں بھی اطاعت ضروری ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ پر کوئی حبشی غلام بھی مسلط کر دیا جائے تو اس کی اطاعت کرو۔ اس کو اس کا حق اور مقام دو۔

اس حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"قرآن جس کو اطاعت کہتا ہے وہ نظام اور ضبط نفس کا نام ہے یعنی کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انفرادی آزادی کو قومی مفاد کے مقابلہ میں پیش کر سکے۔ یہ ہے ضبط نفس اور یہ ہے نظام"۔

(تفسیر کبیر جلد 10 ص 156)

اساتذہ کی عزت وتکریم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم حاصل کرو، علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم وتکریم اور ادب سے پیش آؤ۔ (الترغیب والترھیب جلد 1 ص 78)

تو اس سے طلبہ کے لئے نصیحت ہے کہ اپنے اساتذہ کی عزت کرو۔ ایک وقار ہونا چاہئے۔" (خطبات مسرور جلد 2 ص 411)

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس سے تم علم حاصل کرو وہ بھی باپ کے زمرے میں آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیے کہ خدا کا مامور جو ہدایت کرتا ہے اور روحانی اصلاح کا موجب ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت باپ سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ افلاطون حکیم لکھتا ہے کہ باپ تو روح کو آسمان سے زمین پر لاتا ہے، اگر استاد زمین سے پھر آسمان پر پہنچاتا ہے۔ باپ کا تعلق تو صرف فانی جسم کے ہی ساتھ ہوتا ہے۔ مرشد اور مرشد بھی وہ جو خدا کی طرف سے ہدایت کے لئے مامور ہوا ہو، اس کا تعلق روح سے ہوتا ہے جس کو فنا نہیں ہے۔ پھر جب وہ روح کی تربیت کرتا ہے اور اس کی روحانی تولید کا باعث ہوتا ہے تو وہ اگر باپ نہ کہلائے گا، تو کیا کہلائے گا؟ اصل یہی ہے کہ یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر بھی کچھ توجہ نہیں کرتے ورنہ اگر ان کو سوچتے اور قرآن کو پڑھتے تو منکرین میں نہ رہتے"

(ملفوظات جلد اول ص 556)

معاشرتی مراتب

مخلوق الٰہی کی درجہ بدرجہ تکریم وتعظیم اب ہم معاشرے میں عام انسانوں، عزیز و اقارب کی بات کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کی عزت وتکریم لازماً ہے۔ انسانی معاشرے میں سب سے پہلے تو گھرانہ آتا ہے۔ جس میں بڑے چھوٹے اکٹھے مل جل کر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس حوالہ سے آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد ہر چھوٹے بڑے کو یاد رہنا چاہئے۔ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ (ترمذی)

جس نے ہمارے معاشرے میں کسی چھوٹے پر رحم نہ کیا اور بڑے کا احترام نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

خاندان میں سب سے پہلے بزرگ آتے ہیں۔ جن کا احترام اور ان کی دیکھ بھال ہم سب پر لازم ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ (الترغیب والترھیب) کہ برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔ ہمارے مغربی معاشرے میں بزرگوں کو خاندان سے جدا کر کے اولڈ ایج ہومز (Old age homes) یا ڈے کیئر سنٹرز پر چھوڑ آتے ہیں۔ جبکہ ان بزرگوں کی گھروں میں موجودگی برکت کا موجب ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان بڑھاپے میں ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جس کو بچے کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کے لاڈ اور ادائیں پسند کرتے ہیں تو ان بزرگوں سے ادب سے پیش آنا اور ان کی باتوں کو برداشت کرنا چاہئے۔

والدین سے حسن سلوک

بزرگوں میں سب سے پہلے والدین کا نمبر آتا ہے۔ ان کی اطاعت، ان سے وفا، ان سے حسن سلوک اور ان سے عزت و احترام کے ساتھ پیش آنا ضروری ہے۔ جو انسان کو اس دنیا میں لانے کا موجب بنے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک (بنی اسرائیل 24) اور اپنا شکر ادا کرنے کی تلقین کے ساتھ والدین کا بھی شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (لقمٰن: 15) آنحضور ﷺ نے نماز وقت پر ادا کرنے کی تلقین کے ساتھ ہی والدین سے حسن سلوک کا ذکر فرمایا ہے۔

(بخاری کتاب الجھاد)

آج مغربی حتی کہ مشرقی معاشرے میں بھی والدین کی تادیب اس طرح نہیں کی جاتی یا ان کو اپنے ساتھ رکھنے کی کوشش نہیں کی جاتی جس طرح ہمارے آباؤ اجداد کرتے رہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے والدین کی خدمت کو جہاد کے برابر ثواب کا موجب قرار دیا ہے اور عدم اطاعت اور گستاخی سے پیش آنے کو گناہ گردانا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان)

بڑوں کا مقام

پس ماں باپ کا احترام لازم ہے کیونکہ ان کی مماثلت رب العالمین سے ملتی ہے۔ ساس سسر بھی اس زمرے میں آتے ہیں وہ بھی میاں یا بیوی کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی بیٹی دے دی یعنی ساس سسر بھی والدین ہیں۔ مراتب میں والدین کے بعد درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تلقین ملتی ہے (بخاری کتاب الادب)۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ (حدیقۃ الصالحین صفحہ 421) کہ بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایسے ہی ہے جیسے والد کا حق اپنے بچوں پر یعنی بڑا بھائی، بمنزلہ باپ کے ہے۔ جس کا ادب و احترام بھی واجب ہے۔ چچا، تایا بھی صلبی رشتہ داروں میں سے ہیں۔ جو باپ کی مثل ہے (مسلم کتاب الزکوۃ) والد کی وفات کے بعد بچے کی پرورش چچا کے سپرد فرمائی۔

(ترمذی ابواب البر والصلہ)

خالہ کا درجہ و مرتبہ بھی ماں کے برابر ہے۔ ایک صحابی نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! بڑا گناہ ہو گیا۔ کیا توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ماں ہے؟ جواب ملا نہیں فرمایا خالہ ہے؟ جواب ملا۔ جی۔ فرمایا اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ خدا تیرا گناہ معاف کر دے گا۔

(ترمذی کتاب البر والصلہ)

اس طرح ایک دلچسپ صورت حال اس وقت پیدا ہوئی جب حضرت حمزہؓ کی بیٹی حضرت علیؓ کی طرف میرے چچا کہہ کر لپکی۔ حضرت علیؓ نے یہ فرما کر کہ یہ میری بہن ہے۔ اسے اٹھا لیا۔ اس پر حضرت زیدؓ نے آنحضورؐ سے عرض کی کہ حمزہ میرے مذہبی بھائی ہیں اس لئے یہ میری بہن ہے۔ حضرت جعفرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کی خالہ میرے گھر میں ہے۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے بچی حضرت جعفرؓ کی گود میں ڈال دی۔ اور فرمایا: اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ (بخاری کتاب المغازی)

اسی پر بس نہیں۔ اسلام نے حفظ مراتب کی تعلیم کے درس میں بہت دور کے لوگوں کو بھی شامل کیا ہے۔ حتی کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ (مسلم) کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی والد کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔ آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کے لئے احتراماً اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کے لئے کپڑا بچھاتے اور ان کے گھروں میں اشیاء بھی بھجواتے تھے۔ الغرض والدین کے دوستوں کا احترام اور ان کی عزت اور ان سے حسن سلوک بھی جاری رکھنا چاہئے۔

☆...☆...☆

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

کے لئے جو تمام نیکیوں اور اچھے اعمال کے معیار حاصل کرنا چاہتا ہے اس قرآن کریم میں یہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے تمام اصول اور ضابطے مہیا کر دیئے ہیں۔ ہر قسم کے آدمی کے لئے، ہر قسم کی استعداد رکھنے والے کے لئے، اور نہ صرف یہ کہ جیسا کہ میں نے کہا کسی خاص آدمی کے لئے نہیں رکھے ہیں بلکہ ہر طبقے اور ہر معیار کے آدمی کے لئے رکھے ہیں۔ اور اس میں ہر آدمی کے لئے نصیحت ہے وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ لے۔ فرمایا کہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (القمر: 18)۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا۔ اب یہ ہمارے پر ہے کہ ہم اس تعلیم کو کس حد تک اپنے اوپر لاگو کرتے ہیں اور اس کی تعلیمات سے نصیحت پکڑتے ہیں۔ پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس رمضان میں اس نصیحت سے پُر کلام کو، جیسا کہ ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کریں۔ اس کے ہر حکم پر جس کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں۔ اور جن باتوں کی مناہی کی گئی ہے، جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رکیں، ان سے بچیں، اور کبھی بھی ان لوگوں میں سے نہ بنیں جن کے بارے میں خود قرآن کریم میں ذکر ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اکتوبر 2005ء)

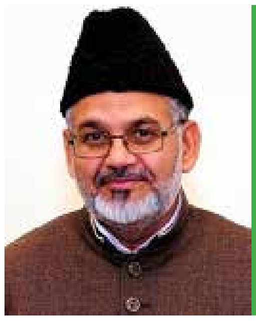

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط ہشتم)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

مارچ 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ دی جس کا موضوع تھا ’’ڈیٹن میں گورنر سٹیٹ آف اوہایو کی خدمت میں قرآن کریم‘‘۔ اس خبر کا پہلے ذکر ہو چکا ہے لیکن اس کی تفصیل خبر میں نہیں ہے۔ خاکسار اس کا ذکر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے۔

’’سیدی! گورنر سٹیٹ آف اوہایو Hon Richard F. Celeste کی طرف سے دعوت نامہ ملا کہ وہ کولمبس سے ڈیٹن دو دن کے لئے آ رہے ہیں اور 16 مارچ کو وہ ڈیٹن کو ایک دن کے لئے اوہایو سٹیٹ کے Capital for a Day کا اعلان کریں گے۔ 15 مارچ کو ان کا استقبالیہ تھا اور 16 مارچ کو یہ تاریخی دن تھا۔

دعوت نامہ ملتے ہی خاکسار نے برادر مظفر احمد صاحب (صدر جماعت ڈیٹن و نائب امیر) سے رابطہ کیا اور ان سے مشورہ کیا کہ اس موقعہ پر انہیں قرآن کریم پیش کیا جائے۔ انہوں نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ گورنر کے ڈیٹن میں انتظامیہ کمیٹی کے ساتھ خاکسار نے متعدد مرتبہ رابطہ کیا اور پروگرام میں اپنا نام رکھوایا۔

استقبالیہ میں برادر مظفر صاحب، برادر بشیر احمد صاحب اور خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) تھے۔ اس موقعہ پر برادر مظفر صاحب نے خاکسار کا بہت سے لوگوں سے تعارف بھی کرایا۔ کچھ عرب اور ایرانی بھی تھے ان کے ساتھ رابطہ ہوا۔ لیکن مسلمانوں کی لوکل تنظیم کا کوئی نمائندہ نہ تھا۔ اس میں کوئی 400 کے قریب شہر کی اہم شخصیات مدعو تھیں۔ اگلے روز ایڈوٹوریم B کے، سن کلیر کالج میں تاریخی فنکشن تھا۔ انتظامیہ کمیٹی نے خاکسار کو بتایا کہ پہلے دن استقبالیہ کے لئے آپ 3 ممبران کا وفد لا سکتے ہیں اور دوسرے دن 16 مارچ کو 10 احباب کا۔ چنانچہ ہم اس تاریخی فنکشن میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ

اگلے روز برادر مظفر صاحب اپنے کسی کام سے کینیڈا چلے گئے اس وجہ سے وہ 16 مارچ کے فنکشن میں شریک نہ ہو سکے۔ اس تقریب میں قریباً 300 افراد شامل تھے۔

پہلے گورنر کو سٹیج پر بلانے کے لئے کالج کے چیئرمین نے تقریر کی۔ پھر لیفٹیننٹ گورنر نے اور پھر گورنر نے تقریر کی۔ اس کے بعد میئر نے گورنر کو تحائف پیش کئے اور گورنر نے خاکسار کو سٹیج پر بلایا۔ خاکسار نے تشہد کے بعد جماعت کا مختصراً تعارف پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی ’’قرآن کی خدمت‘‘ خصوصاً تراجم کے سلسلہ میں بیان کی۔ اور گورنر کی خدمت میں قرآن کریم شارٹ کمنٹری والا (انگریزی ترجمہ) پیش کیا۔ اس کے بعد پھر خاکسار نے حاضرین کو بتایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 125 ممالک میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم کر چکے ہیں اور اس وقت اپنی صدسالہ جوبلی کی تقریبات منا رہے ہیں۔ اور اس موقع کی مناسبت سے گورنر کی خدمت میں احمدیہ جوبلی کا ’’Pen Set‘‘ پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد خاکسار نے لیفٹیننٹ گورنر Hon Paul Leonard کو بھی قرآن کریم اور احمدیہ جوبلی کا پین سیٹ پیش کیا۔ اور گورنر کی کابینہ کے ہر ممبر کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو کہ گورنر صاحب نے ہی وصول کیا۔ اپنے شکریہ کے ریمارکس میں گورنر صاحب نے کہا:

I deeply grateful and specially I appreciate having a copy of the Holy Quran tanslated in English.

ٹی وی چینل 30 پر یہ ہماری ’’Presentation‘‘ کی ساری کارروائی دکھائی گئی تھی اور پھر دوبارہ 2 مئی کو بھی دکھائی گئی۔ گورنر صاحب اور لیفٹیننٹ گورنر صاحب کو حضورؒ کا جوبلی کا پیغام بھی دیا گیا تھا۔‘‘ گورنر کی طرف سے خاکسار کے نام شکریہ کا خط بھی آیا تھا۔

اسی رپورٹ میں خاکسار نے لکھا ’’ڈیٹن کے ساتھ ایک اور شہر Xenia (زینیا) ہے (اس کے بارہ میں پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے) یہاں سے ایک اخبار زینیا گزٹ نکلتا ہے۔ اس اخبار کے (مذہبی سیکشن) ایڈیٹر سے فون پر رابطہ کیا اور اسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ’’مذہب کے نام پر خون‘‘ کا انگریزی ترجمہ بھجوایا۔ دوبارہ فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ تبدیل ہو کر کسی اور جگہ چلے گئے ہیں جو نئے ان کی جگہ آئے ان سے متعدد مرتبہ فون پر رابطہ کیا اور ملاقات کا وقت لیا گیا اور اپنی صدسالہ جوبلی کے بارہ میں خبریں دیں چنانچہ انہوں نے 24 مارچ کی اشاعت میں خبر دی۔ بعد میں خاکسار نے انہیں شکریہ کا فون بھی کیا۔ اس کے علاوہ انہیں احمدیوں پر پاکستان میں مظالم پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری بھی دی۔ اس اخبار کی اشاعت 11 ہزار ہے۔‘‘

TN۔ ٹے نے سی سٹیٹ میں جس اخبار نے جوبلی کی خبر دی تھی ان کو بھی خاکسار نے ’’احمدیوں پر پاکستان میں مظالم کی رپورٹ‘‘ بھجوائی۔

مئی 1990ء کی رپورٹ میں اخبارات اور پریس سے رابطہ کے بارہ میں خاکسار نے اپنی رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں لکھا کہ خاکسار نے اپنے علاقہ کے دو اخبارات سے رابطہ کیا اور ڈیٹن ڈیلی نیوز کے سٹاف رائٹر کو ’’خلافت ڈے‘‘ کے بارے میں انٹرویو دیا۔ چنانچہ اخبار نے اپنی 19 مئی کی اشاعت میں بڑی عمدہ رپورٹ شائع کی۔ بہت سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے یہ خبر پڑھ کر خاکسار کو بتایا کہ آپ کی خبر شائع ہوئی ہے۔ ایفرو امریکن اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر نے بھی گورنر اور لیفٹیننٹ گورنر کو قرآن کریم کا تحفہ دینے کی خبر شائع کی۔

ڈیٹن میں مقامی طور پر 27 مئی کو خدام الاحمدیہ کی زیرنگرانی لوکل خلافت ڈے منایا گیا اس سے قبل یہاں ریجنل خلافت ڈے بھی منایا گیا تھا۔ لوکل خلافت ڈے میں برادر حبیب شفیق صاحب اور برادر شکور صاحب قائد خدام الاحمدیہ اور برادر اسرافیل صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم اسرافیل احمد صاحب کی تقریر کی ٹی وی والوں نے کوریج دی۔ اس موقعہ پر چینل نمبر 7 اور چینل نمبر 22 والے آئے ہوئے تھے انہوں نے متعدد مرتبہ مختلف اوقات میں کوریج دی۔ الحمد للہ

جون 1990ء کی ڈائری میں خاکسار نے لکھا جو حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بھجوائی گئی کہ

’’Mr David E.Kepple جو یہاں کے سب سے بڑے اخبار کے سٹاف رائٹر ہیں اور مذہبی سیکشن کے انچارج بھی ہیں، کو خاکسار نے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کی۔ چنانچہ انہوں نے ایک گھنٹہ مشن ہاؤس میں گزارا اور بہت عمدہ سوالات کئے۔ اس دوران انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کینیڈا کی ایک سوال و جواب کی ویڈیو کیسٹ بھی دکھائی گئی جس میں حضورؒ نے ’’امام خمینی اور سلمان رشدی‘‘ کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیا تھا۔ اس کو سن کر یہ اخبار کے سٹاف رائٹر بہت متاثر ہوئے۔ خاکسار نے انہیں ریویو آف ریلیجنز کے دو شمارے بھی دیئے۔

اسی رپورٹ میں خاکسار نے ’’اخبارات کے ذریعہ احمدیت کا پیغام و تبلیغ‘‘ کے عنوان سے یہ ذکر کیا کہ ڈیٹن کے مضافات کے 3 شہروں میں سے جو اخبارات نکلتے ہیں ان میں ایک تبلیغی اشتہار دیا گیا۔ جس کا عنوان یہ تھا:

“Promised Messiah has Come”

یعنی مسیح موعود آ چکے ہیں۔

اس کے علاوہ کل 6 اخبارات کے ساتھ مختلف شہروں میں رابطہ کیا گیا اور انہیں جلسہ سالانہ ڈیٹرائٹ کی خبر اور انٹرویوز دیئے۔

ایک اخبار یہاں سے 40 میل دور سپرنگ فیلڈ سے نکلتا ہے۔ خاکسار اس اخبار کے دفتر بھی دو مرتبہ ایڈیٹر صاحب سے ملنے گیا اور فون پر بھی رابطہ رکھا۔ اس اخبار کی سرکولیشن 45 ہزار ہے۔

زینیا گزٹ اور فیئر بارن اخبارات کے دفاتر میں بھی خاکسار دو دو مرتبہ گیا اور ان کے سٹاف رائٹر سے فون پر بھی بات کی۔ نیز ان اخبارات کے نمائندگان کو جلسہ سالانہ امریکہ میں شرکت کی دعوت نامے بھی دیئے۔

اسی رپورٹ میں خاکسار نے مزید لکھا کہ عیدالاضحیہ یہاں پر 3 جولائی کو ہونی تھی اس لئے ڈیٹن ڈیلی نیوز کے نمائندہ کو فون کر کے عید کے پروگرام کے بارے میں بتایا گیا۔ انہوں نے مختصراً سی عید کے بارے میں خبر دی۔ کل 6 اخبارات کے 7 تراشے ارسال کئے گئے۔

جولائی 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں لکھا۔ (اصل بات لکھنے سے پہلے یہاں

ایک واقعہ درج کر رہا ہوں جو اس رپورٹ میں لکھا ہے جو میرے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہے)

12 جولائی کو خاکسار ویسٹ ڈیٹن کے علاقہ میں گیا۔ یہ علاقہ سارے کا سارا افریقن امریکن کا علاقہ ہے۔ یہاں پر حکومتی سطح پر ایک پروگرام تھا کہ ”ڈرگس اور نشہ آور چیزوں کی کس طرح روک تھام کی جائے“۔ اس کے لئے خاکسار کو بھی دعوت نامہ آیا تھا اس میٹنگ میں 150 بچے اور والدین شامل تھے اور مذہبی پاسٹر بھی۔ خاکسار نے دعوت نامہ ملتے ہی آرگنائزر سے فون پر اس موقعہ پر تقریر کرنے کی اجازت لی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کی اور اس طرح یہاں پر نشہ آور چیزوں یعنی شراب اور ڈرگس کے بارے میں کہ اسلام نے ان چیزوں کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے، بیان کرنے کا موقع ملا اور نئے عہد نامہ سے خاکسار نے انہیں سنایا کہ عیسائی اس پروگرام کو کامیاب نہیں بنا سکتے۔ نہ اس موضوع پر کوئی موثر بات کر سکتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ نے پہلا معجزہ دکھایا وہ پانی کو شراب بنانے کے لئے ہی تھا۔ (یوحنا باب نمبر 2 آیات 6تا9) اب عیسائی کس طرح نشہ آور چیزوں سے روک سکتے ہیں۔ یہ کام صرف اسلام کا ہی ہے کیونکہ بانی اسلام نے شراب اور نشہ آور چیزوں کو کلیۃً حرام قرار دیا ہے اور جب شراب حرام ہوئی تو مدینہ میں سب نے شراب کے مٹکے توڑ دیئے تھے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کو اس کے مضر اثرات سے بچائیں اور آپ کو کہیں کہ یہ شراب پینا اور دیگر نشہ آور چیزیں انسانی صحت کے لئے مضر ہیں اس لئے ان کا استعمال نہ کریں۔ خاکسار کی تقریر کے بعد سب نے تالیاں بجائیں اور پھر خاکسار نے اُن کے سوالات کے جوابات بھی دیئے اور تقریر کے بعد ایک دو پادریوں نے شکریہ بھی ادا کیا کہ آپ کی بات واقعی درست ہے۔ (یہ تفصیل خاکسار کی رپورٹ میں نہیں ہے لیکن خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ یہ بات بیان کی گئی تھی)۔ الحمد للّٰہ

اسی رپورٹ میں خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ خاکسار FairBorn ڈیٹن سے قریباً 20 میل دور ہے۔ یہاں پر کوئی احمدی نہیں ہے، یہاں سے ایک اخبار نکلتا ہے۔ خاکسار اُن کے دفتر گیا اور انٹرویو دیا۔ انہیں اپنے پمفلٹ دکھائے، پوسٹر دکھائے اور اس شہر میں اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ خاکسار دوسرے اخبارات کی چند ایک خبریں بھی ساتھ لے کر گیا تھا وہ انہیں دیں۔ (اس کا بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی نئے شہر یا نئے اخبار یا TV سٹیشن اور ریڈیو والوں کے دفاتر میں جائیں تو کچھ اپنا پرانا ریکارڈ ساتھ لے جائیں اور انہیں وہ دکھائیں۔ اس کا بہت فائدہ ہوتا ہے اور وہ اس سے اپنی خبر بنانے میں اسے مفید سمجھتے ہیں) اس اخبار والوں کو ایک تبلیغی اشتہار بھی شائع کرنے کے لئے دیا۔ اسی طرح جماعتی پوسٹر کو وہاں کی پبلک لائبریری کے سامنے لگایا۔ لوگوں نے پوسٹر بھی پڑھے اور لٹریچر بھی لیا۔ پھر خاکسار وہاں سے اپنے پوسٹر لے کر ڈاکخانے چلا گیا۔ پوسٹ آفس کے اندر کام کرنے والے اس وقت صرف دو آدمی تھے۔ پہلے انہیں اپنا تعارف کرایا اور پھر لٹریچر دیا پھر ان سے پوسٹ آفس کے باہر لٹریچر تقسیم کرنے کی اجازت لی۔ جو انہوں نے دے دی۔ اس طرح وہاں پر چیمبر آف کامرس میں بھی گیا۔ 2 احباب کو لٹریچر دیا۔ ایک نوجوان جس نے پوسٹ آفس کے سامنے لٹریچر لیا تھا وہ لائبریری میں مل گیا اس کے ساتھ پھر تبلیغی گفتگو ہوئی۔

اس نے اپنا ایڈریس دیا اسے ”مسیح ہندوستان میں“ کا انگریزی ترجمہ بھجوایا گیا۔ یہاں کی لائبریری میں لائبریرین سے ملا۔ اسلام واحمدیت کے لٹریچر کی پیشکش کی۔ خاکسار یہاں ایک بار پھر گیا۔ ایک خاتون نے اخبار میں ہمارا اشتہار پڑھا تھا اس کے ساتھ ملاقات کی اور اسے بھی کتاب ”مسیح ہندوستان میں“ کا انگریزی ترجمہ دیا جاچکا تھا اس کے ساتھ 45 منٹ تک تبلیغی گفتگو ہوئی۔ یہ ایک معمر خاتون ہیں اس نے اس کتاب کا مطالعہ شروع کر رکھا تھا اور کتاب پر نوٹس اور سوالات لکھے ہوئے تھے جن کا جواب دیا۔ اس خاتون نے یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے چرچ کے پاسٹر سے بات کر کے اپنے چرچ میں میری تقریر بھی کرائیں گی۔ چنانچہ خاکسار نے ان کے پاسٹر کے لئے بھی کچھ اسلامی کتب تحفہ دیں:

خاکسار اُس نوجوان کے گھر بھی گیا جس کو کتب بھجوائی گئی تھیں اس نے بھی بتایا کہ وہ کتب مل گئی ہیں اور وہ ان کا مطالعہ کر رہا ہے۔

اس کے بعد خاکسار یہاں کے ایک شاپنگ سینٹر گیا وہاں پر ایک ہاتھ میں اپنا پوسٹر پکڑ کر رکھا جس پر لکھا تھا۔

Good News.Messiah has Come.

خوشخبری۔ مسیح آچکے ہیں۔ مسیح آچکے ہیں۔

لوگ اسے پڑھتے تھے اور لٹریچر بھی لیتے تھے چنانچہ ایک جوڑے نے لٹریچر لیا اور چلا گیا۔ نصف گھنٹہ کے بعد وہ واپس آیا ان کے ہاتھ میں بائبل تھی۔ انہوں نے سوالات شروع کر دیئے۔ خاکسار جواب دیتا رہا۔ آخر میں طے پایا کہ وقت مقرر کریں گے اور پھر بیٹھ کر آرام سے باتیں کریں گے۔ انہوں نے مجھے اپنا گھر دکھایا کہ ان کے گھر جا کر گفتگو ہوگی۔ اگلے روز انہیں مزید لٹریچر بھجوایا گیا۔ تا میرے وہاں آنے سے پہلے وہ مزید مطالعہ کر لیں۔ جب خاکسار دوبارہ ان کے گھر گیا تو بڑے اچھے دوستانہ ماحول میں بات ہوئی۔ ان کے وہاں ایک مصری خاتون کے ساتھ بھی جو اپنے بچوں کے ساتھ تھی، گفتگو کا موقعہ ملا۔ اسے اگلے روز عربی زبان میں لٹریچر بھجوایا گیا۔ اس دن بھی قریباً اسی شہر میں 5 گھنٹے گزارے اور قریباً 70 افراد کو پڑھنے کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ اس علاقہ کے دو پولیس افسران سے بھی ملا اور انہیں بھی اپنا تعارف کرایا، لٹریچر دیا۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ اس علاقہ میں اخبار میں تبلیغی اشتہار اور خبریں شائع ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کا اچھا تعارف ہوگیا ہے۔ الحمد للّٰہ

پریس اور اخبارات کے ساتھ رابطہ کے حوالہ سے خاکسار نے اپنی اسی رپورٹ میں مزید یہ بھی لکھا:

1۔ Fair Born اخبار کے دفتر دو مرتبہ گیا۔ حضور رحمہ اللہ کی 24 فروری کی لندن میں جو تقریر تھی اس کا خلاصہ اور اسی طرح ”مذہب کے نام پر خون“ کتاب کا ریویو بھی انہیں دیا گیا تا اگر وہ اسے شائع کرنا چاہیں تو شائع کریں۔

2۔ ڈیلی ڈیٹن نیوز کے دفتر بھی دو مرتبہ گیا اور انہیں بھی حضور رحمہ اللہ کی 24 فروری کی تقریر کا خلاصہ اور ”مذہب کے نام پر خون“ کا ریویو دیا گیا۔

3۔ اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر کے دفتر بھی 3 مرتبہ گیا۔ ان سب اخبارات کے سٹاف رائٹرز یا مذہبی سیکشن میں لکھنے والوں سے ملاقات کی جاتی رہی۔

4۔ Spring Field کے دفتر میں فون پر رابطہ رکھا گیا۔

5۔ زینیا گزٹ کے دفتر بھی گیا۔ انہیں بھی حضور رحمہ اللہ کے 24 فروری کے لندن کے خطاب کا خلاصہ اور ”مذہب کے نام پر خون“ والی کتاب کا ریویو دیا۔

6۔ عرصہ زیر رپورٹ میں 3اخبارات میں تبلیغی اشتہار بھی شائع کرایا گیا۔

اگست 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے رابطہ کے سلسلہ میں جو کام کیا تھا اس کی تفصیل درج ہے:

پریس کانفرنس ڈیٹن میں مسجد احمدیہ میں پریس کانفرنس ہوئی۔ 3 ٹی وی سٹیشن والے اور ایک اخبار کے نمائندہ نے شرکت کی۔ برادر مظفر احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے پریس کانفرنس میں سوالوں کے جواب دیئے۔ ہر سہ سٹیشن نے دو دو مرتبہ ہماری خبر دی اور اگلے دن کی اشاعت میں اخبار نے بھی خبر دی۔ ٹی وی والوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بیان کیا۔ حضور انورؒ کی کتاب مذہب کے نام پر خون کے انگریزی ترجمہ والی تصویر بھی نمایاں پورے سائز کی دکھائی۔ ہمارے پاس اس کا پوسٹر موجود تھا۔ اور پھر ایک پوسٹر جو تبلیغ کے لئے تیار کیا گیا تھا اس کا اتنا حصہ کہ Islam is the only Solution دکھایا گیا۔ یہ اخبار یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ 2 لاکھ اشاعت ہے۔ پریس اور ٹی وی والوں کو لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا تھا۔

پریس کے ساتھ رابطہ

1۔ رائٹ سٹیٹ یونیورسٹی آف ڈیٹن کا ایک پرچہ ڈیلی نکلتا ہے جس کا نام ڈیلی گارڈین ہے ان کے سٹاف رائٹر سے جاکر ملا۔ اسے جماعت کا تعارف اور 2 خبریں دی گئیں۔

2۔ فیئر بورن کے اخبار کی سٹاف رائٹر اور نیوز ایڈیٹر سے فون پر رابطہ رکھا گیا۔ ایک مرتبہ ان کے دفتر بھی گیا اور لندن سے آمدہ پریس ریلیز عراق وکویت کے مسئلہ پر جو کہ حضور انورؒ کی ہدایت کے مطابق تھا انہیں دیا گیا۔

3۔ کیٹرنگ اخبار کے دفتر گیا۔ Victorian Ross یہاں کے اخبار کی نیوز ایڈیٹر ہیں۔ ان کے ساتھ 20 منٹ تک تعارف ہوا اور خاکسار نے لندن سے آمدہ پریس ریلیز انہیں دیا۔

4۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز کے ایک نئے رائٹر سے ملاقات ہوئی تھی۔ 2 مرتبہ اس کے ساتھ بھی فون پر رابطہ کیا گیا۔

5۔ زینیا گیا۔ یہ ڈیٹن سے 20 میل دور ایک اور شہر ہے یہاں

پر بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا۔

6۔ 2 مرتبہ ڈیٹن کے ایک اور اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر کے دفتر گیا۔ اور ان کے سٹاف رائٹر سے ملاقات کی۔

7۔کلیولینڈ میں یہاں کے تین اخبارات سے رابطہ کیا۔ ایک اخبار نے ہمارے سمرسکول گرلز کی خبر بھی دی۔

8۔ ٹی وی کے چینل 22 اور چینل نمبر 7 کے دفاتر بھی گیا اور مزید رابطہ بڑھایا۔

ستمبر 1990ء کی رپورٹ میں وہ حصہ خاکسار پیش کرتا ہے جو علاقہ میں پریس سے رابطہ کے بارہ میں ہے۔خصوصاً وہ ہدایات اور نقاط جو لندن سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے آئی تھیں، ان کے بارے میں ہے۔

ڈیٹن میں First Baptist چرچ والوں کی طرف سے عیسائیوں کے دوسرے فرقوں یہودی اور مسلمانوں کو ”امن کے لئے دعا“ کرنے کے لئے ایک دعوت نامہ دیا۔ چنانچہ 5 عیسائی فرقوں، ایک یہودی، ایک مسلمان نمائندہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے نمائندگی کی۔ مڈل ایسٹ میں جو حالات ہیں ان کے بارہ میں دعا کرنی تھی۔ ہر ایک نے دعا بھی کی تقریر بھی کی۔ خاکسار نے بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے دعا کی اہمیت بتلائی۔ انبیاء کرام نے جس رنگ میں دعائیں کی ہیں ان کا طریق کار بتلایا اور مسلسل دعا کرنے کی طرف توجہ دلا کر سورۃ فاتحہ اور اس کا ترجمہ سنایا۔

اس موقعہ پر پادریوں، یہودیوں کے نمائندہ اور دیگر اہم شخصیات کو Invitation to all good Christians جو کہ محترم مشنری انچارج صاحب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی ایک تقریر ہے دی گئی۔ قریباً 12 شخصیات کو یہ رسالہ دیا گیا۔

تبلیغی اشتہار Fair Born کے اخبار جس کی اشاعت دس ہزار ہے میں ایک تبلیغی اشتہار شائع کرایا گیا۔

پریس کانفرنس عرصہ زیر رپورٹ میں دو جگہ ڈیٹرائیٹ اور کلیولینڈ میں پریس کانفرنس کی گئی۔ ۔ ڈیٹرائٹ میں بھی ایک چینل نمبر 7 نے کوریج کی اور ایک اخبار کے نمائندہ نے شرکت کی۔ ایک اخبار کو پریس ریلیز Fax کے ذریعہ بھجوایا گیا۔ فون پر اس کے ساتھ متعدد مرتبہ رابطہ کیا۔ اس کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے دن کی اشاعت میں اس نے خبر دی۔ چینل نمبر 7 بھی یہاں کا سب سے بڑا چینل ہے۔ اس نے بھی شام کی خبروں میں بہت اچھی کوریج دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پوری سکرین پر دکھائی جو کہ 24x36 انچ والی ہے یہ خاکسار ساتھ لے کر گیا تھا۔ اس کے علاوہ Islam is the only Solution of the Problems of mankind والا پوسٹر بھی ساتھ لے کر گیا تھا۔ وہ بھی آویزاں کیا گیا تھا۔ یہ بھی انہوں نے پورا دکھایا اس کے علاوہ حضورؒ کی ہدایت کے مطابق بھی پریس ریلیز تھی اس سے بھی انہوں نے سنایا اور ملک ناصر محمود صاحب صدر جماعت، مکرم ڈاکٹر محمد سوہنا صاحب آف گیمبیا، اور ایک خادم عرفان شیخ صاحب اور خاکسار کا انٹرویو بھی نشر کیا۔ الحمد للہ۔ سب احباب اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر انہوں نے دکھائی۔ الحمد للہ۔ اچھی خبر دی تھی۔

کلیولینڈ میں بھی پریس کانفرنس تھی۔ مگر شہر میں ہنگامے اور آگ لگنے کے واقعات کی وجہ سے کوئی بھی نہ آیا۔ اگلے روز خاکسار نے مختلف چینلز سے خود رابطہ کیا۔ چنانچہ چینل نمبر 43 کی انتظامیہ مان گئی۔ مگر انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے سٹوڈیو آجائیں۔ یہاں پر ہم انٹرویو لیں گے۔ خاکسار مکرم ڈاکٹر جعفر علی صاحب اور مکرم مائیکل حمید الرحمن صاحب کے ساتھ ان کے سٹوڈیو گیا۔ آدھا گھنٹہ تک انٹرویو ہوا۔ الحمد للہ اسی روز رات کو 10 بجے کی خبروں میں انہوں نے بڑی اچھی خبر دی۔ الحمد للہ

پریس کے ساتھ رابطہ

1۔عرصہ زیر رپورٹ میں زینیا گزٹ والوں سے فون پر 2 مرتبہ رابطہ ہوا اور ان سے پریس ریلیز کے بارہ میں دریافت کیا گیا اور اب انہیں ایک خط ایڈیٹر کے نام بھجوایا گیا جو کہ مڈل ایسٹ کے بارے میں تھا۔

2۔ کیٹرنگ اخبار کی ایڈیٹر سے گزشتہ ماہ مل کر انہیں پریس ریلیز دیا گیا تھا۔ پھر وہ اچانک چھٹی پر چلی گئیں۔ ان کے اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب سے 2 مرتبہ رابطہ کیا گیا اور ان سے بھی پریس ریلیز کی اشاعت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ ایک خط ایڈیٹر کے نام بھی اب بھجوایا ہے۔

3 ۔ Fairborn کے اخبار والوں کے ساتھ بھی فون پر رابطہ رکھا گیا اور پریس ریلیز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے خبر شائع کر دی ہے۔

4۔ ڈیٹن میں یہاں کے سب سے بڑے اخبار کے ایڈیٹر کے نام ایک خط مڈل ایسٹ کے بارے میں بھجوا کر فون پر رابطہ کیا۔ اس کے علاوہ اس اخبار کے مذہبی سیکشن کے رائٹر سے ذاتی طور پر ان کے دفتر جا کر بھی ملاقات کی۔

5۔Spring Field کے اخبار کے ساتھ فون پر رابطہ کیا انہیں بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز اور ایک خط ایڈیٹر کے نام بھجوایا گیا۔

6۔Huber Hights ایک جگہ ہے ڈیٹن کے ساتھ یہاں سے ان کا اپنا ایک اخبار نکلتا ہے۔ ان کے ساتھ فون پر رابطہ کیا گیا اور ایڈیٹر سے ملاقات کا وقت بھی ملا۔

7۔ ڈیٹرائٹ میں وہاں کے سب سے بڑے اخبار ”ڈیٹرائٹ نیوز“ کے علاوہ جس نے ہماری خبر دے دی ہے کے علاوہ مندرجہ ذیل اخبارات سے فون پر متعدد مرتبہ رابطہ کیا گیا۔

1.Southfiled Ecuntric News

2.The Michigan Chronicle

نمبر 2 اخبار کے نمائندہ نے انٹرویو بھی لیا۔ اس کے علاوہ چینل نمبر 2 اور نمبر 4 کے ساتھ بھی متعدد مرتبہ فون پر رابطہ کیا گیا۔ چینل نمبر 4 نے کہا کہ وہ خاکسار کو مڈل ایسٹ کے بارے میں انٹرویو کے لئے ڈیٹن سے بلائیں گے۔ واللہ اعلم۔ ان کے ساتھ بھی رابطہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

8 ۔کلیولینڈ میں چینل نمبر 8، نمبر 5 اور نمبر 3 کے ساتھ متعدد مرتبہ رابطہ کرنا پڑا مگر وہ ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ صرف ایک چینل نمبر 43 نے کوریج دی۔ جس کی تفصیل لکھ دی ہے۔ البتہ یہاں پر بھی اخبارات کے ساتھ خاکسار نے متعدد مرتبہ رابطہ کیا۔ یہاں کے سب سے بڑے اخبار The Plain Dealer جس کی اشاعت 5 لاکھ ہے، سے 4 مرتبہ رابطہ کیا گیا۔ پہلے تو ایڈیٹر صاحب کے ساتھ پھر انہوں نے ایک رپورٹر کے ساتھ فون پر رابطہ کرادیا۔ چنانچہ انہوں نے تعارف اور انٹرویو لیا۔ جب خاکسار نے یہ بتایا کہ میں تو پریس ریلیز دینا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ یہ پریس ریلیز آپ میرے نام پر Fax کر دیں۔ چنانچہ مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب کے ذریعہ فوراً فیکس کرایا گیا۔ پھر ان کا فون آیا اور فون پر مزید سوال وجواب ہوئے جب خاکسار ڈیٹن پہنچ گیا تو انہوں نے کلیولینڈ سے ڈیٹن فون کیا کہ ہم اس پریس ریلیز کی ایک مختصر خبر بنا کر شائع کریں گے جس پر خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس اخبار نے مکرم صدر جماعت نسیم رحمت اللہ صاحب کا ایک خط بھی شائع کیا ہے۔

9۔ اس کے علاوہ یہاں ہماری مسجد کے علاقہ سے دو اخبار نکلتے ہیں خاکسار ان کے دفتر گیا اور لندن سے آمدہ پریس ریلیز اور انٹرویو دیا۔

ان دونوں اخباروں میں ہمارا ایک اشتہار بھی شائع ہوا جو مڈل ایسٹ کے حالات کے بارے میں ہے اور لندن سے آمدہ پریس ریلیز کا خلاصہ ہی ہے جو شائع کرایا گیا۔

اکتوبر 1990ء کی رپورٹ میں پریس اور میڈیا سے رابطہ کی رپورٹ یوں درج ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں 3 اخبارات میں جماعتی خبریں شائع ہوئیں۔

1۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز میں خط شائع ہوا اس اخبار کی اشاعت 2 لاکھ ہے بہت سے لوگوں نے یہ خط پڑھ کر سراہا اور اس اخبار نے مڈل ایسٹ کے بارے میں ہمارے نقطہ نظر سے متعلق پہلے بھی خبر دی تھی۔

نوٹ یہ وہ ایام ہیں جب مڈل ایسٹ خصوصاً عراق پر حملہ کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی تھیں اور امریکہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر یہ کر رہا تھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے گلف کرائسز پر بہت سارے خطبات دیئے تھے اور ان ملکوں کی خصوصاً عرب ملکوں کی راہنمائی کی تھی اور بتایا تھا کہ اسلامی طور پر جو قرآن شریف کہتا ہے اس کا حل کریں اور سورۃ الحجرات سے بار بار استدلال پیش فرمایا تھا۔ بار بار انہیں متنبہ کیا تھا کہ اگر یہ جنگ ہوئی تو ان ملکوں خصوصاً عراق کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ لیکن افسوس! مسلمان ملکوں نے اس بات پر

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بالکل کان نہیں دھرے اور بالکل اسلامی حل کی پرواہ نہ کی جو جماعت احمدیہ نے قرآن شریف سے ان کے سامنے بیان کیا یا پیش کیا۔ لیکن یہاں جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے جو ہدایات ملتی تھیں انہیں بار بار پریس کے سامنے پیش کیا گیا تا امریکہ کے عوام کی آنکھیں کھلیں اور عرب ملکوں کو کچھ ہوش آئے۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں اکثر جگہوں پر مظاہرے بھی ہوئے اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو کہا گیا کہ وہ جنگ مسلط نہ کریں۔ مگر کسی نے بھی نہ سنی۔ زیادہ افسوس مسلمان ممالک پر ہے کہ جنہوں نے مسلمان کہلا کر بھی قران شریف کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور قرآن شریف کی تعلیمات کے مطابق اس مسئلہ کا حل نہ نکالا اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے جو بروقت انہیں بتا دیا تھا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا آج بعینہٖ سو فی صد وہی نتیجہ نکلا ہے۔ مسلمان ممالک کی حالت خصوصاً عراق، شام، لیبیا کی کیا ہوئی۔ سب کے سامنے ہے اور اس جنگ کا فائدہ بھی کس کو ہوا یہ بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔

اس لئے خاکسار نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو بار بار پریس کے سامنے پیش کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی کوریج بھی ہوئی تو اگلی رپورٹس میں اسی کا ذکر بار بار آئے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ جس قدر تکلیف جماعت احمدیہ کو اس جنگ سے ہوئی کسی اور کو نہیں ہوئی۔

2۔ زینیا گزٹ میں لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا تھا۔ اخبار سے بار بار رابطہ بھی کیا گیا۔ چنانچہ اخبار کے مذہبی سیکشن میں پریس ریلیز کا متن شائع ہوا۔ اس اخبار کی اشاعت 11 ہزار ہے۔

3 کیٹرنگ سے شائع ہونے والے ایک اور اخبار میں بھی یہ خط شائع ہوا خط اور پریس ریلیز ہر دو کا تعلق مڈل ایسٹ کی جنگ سے ہے اور جماعت احمدیہ جنگ کے خطرات اور اس کے بھیانک انجام سے عرب ممالک کو خصوصاً اور دوسری دنیا کو عموماً بار بار آگاہ کر رہی تھی۔

ستمبر 1990ء کی ہی اگلی دو ہفتہ کی رپورٹ میں خاکسار نے لکھا کہ

1۔ فیئر بورن اخبار کے ایڈیٹر سے بھی خاکسار جا کر ملا اور اسے خط شائع کرنے کے لئے دیا۔ یہ خط اخبار نے اپنی 20 ستمبر 1990ء کی اشاعت میں شائع کیا۔ فون پر بھی ان سے رابطہ کیا جاتا رہا۔

2۔ Spring Field (سپرنگ فیلڈ) 45 میل دور شہر ہے وہاں کے اخبار کے ایڈیٹر سے ملا اور پھر رپورٹر سے بھی فون پر بار بار رابطہ کیا انہیں بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا۔

3۔ زینیا گزٹ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر سے فون پر رابطہ کیا انہیں پریس ریلیز جو لندن سے آیا تھا دیا گیا۔

4۔ ڈیلی ڈیٹن نیوز کے ایڈیٹوریل بورڈ کے ممبرز سے فون پر رابطہ انہیں بھی خط شائع کرنے کے لئے دیا گیا۔

5۔ ہیوبر ہائٹس۔ یہ بھی ایک اور شہر کا اخبار ہے اس اخبار کے ایڈیٹر سے فون پر رابطہ کیا گیا۔ ملاقات کا وقت لیا گیا۔ ان کے ساتھ نصف گھنٹہ تک مڈل ایسٹ کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے۔ انہیں لندن سے آمدہ پریس ریلیز دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے نقطہ نگاہ اور اس مسئلہ کا ''اسلامی حل'' اپنے اخبار کے صفحہ 5 پر شائع کیا۔

6۔ Conneaut Ohio ایک اور جگہ ہے جو ڈیٹن سے قریباً 300 میل دور ہے۔ یہاں کے ایک لوکل اخبار کے ایڈیٹر سے فون پر رابطہ کیا گیا اور انہیں بھی لندن سے آمدہ پریس ریلیز بھجوایا گیا۔

ان سب پریس ریلیز میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات اور جماعت کا نقطہ نظر ہوتا تھا۔ اور مڈل ایسٹ میں جنگ کی مخالفت ،مسلمانوں کا یہ آپس کا مسئلہ ہے نیز مسلمانوں کو آپس میں مل کر ہی اس کا حل نکالنا چاہئے۔ جنگ اس کا حل نہیں ہے وغیرہ امور شامل ہوتے تھے۔

7۔ ایک اور شہر Troy ہے یہاں کے اخبار کے ایڈیٹر سے بھی فون پر رابطہ کیا گیا اور ملاقات کا وقت لیا چنانچہ انہوں نے ایک رپورٹر دیا جس نے ایک گھنٹہ تک انٹرویو لیا اگلے روز کی اشاعت میں انہوں نے صفحہ اول پر ہماری خبر شائع کی۔ الحمدللہ

8 کولمبس میں وہاں کے اخبار کے نیوز روم سے رابطہ کیا گیا مگر انہوں نے اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی۔

9۔ اسی طرح یہاں کے (ڈیٹن کے علاقہ) اور ایک اور مشہور شہر سنسنیاٹی Cincinati جو کہ قریباً 50 میل دور ہے کے ایک اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر سے بھی فون پر رابطہ کیا مگر انہوں نے بھی کوئی دلچسپی نہیں لی۔

10۔ کیٹرنگ سے ایک اخبار Times نکلتا ہے جس کی اشاعت 60 ہزار ہے ان سے متعدد مرتبہ رابطہ کیا۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر کو پریس ریلیز دیا گیا مگر وہ خبر انہوں نے شائع نہ کی البتہ اپنی اشاعت میں ایک خط اس پریس ریلیز سے بنا کر شائع کر دیا۔ جب خاکسار کو علم ہوا تو اخبار کی سب کاپیاں نکل چکی تھیں اس لئے اس کا تراشہ نہ مل سکا۔

کلیولینڈ کے اخبار Beadford Times گزشتہ ماہ انہیں انٹرویو دیا گیا تھا اور پریس ریلیز بھی۔ انہوں نے بھی اپنے فرنٹ پیج پر ہماری خبر شائع کی۔

12 ۔ ڈیٹرائٹ کے چینل نمبر 4 کے ساتھ ڈیٹن سے رابطہ کیا گیا اس کے علاوہ ہر اخبار اور ٹی وی چینل جنہوں نے ہماری خبر دی تھی سب کو فون کر کے شکریہ بھی کہا گیا۔

13 ۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز بھی ہماری ایک اور خبر جو ریجنل تبلیغ ورکشاپ سے متعلق تھی 15 ستمبر کو شائع کی۔

14 ۔ میپل ہائٹس اخبار نے بھی ہماری خبر کو شائع کیا۔ الحمد للہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ایک ماہ میں 14 اخبارات میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ شائع ہوا اور جماعتی خبریں شائع کیں جس سے علاقہ کے لوگوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔ وذالک فضل اللہ۔ الحمدللہ

خاکسار نے نہ صرف اخبارات کے ساتھ رابطہ کیا اور امریکن عوام کو جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بیان کیا بلکہ واشنگٹن ڈی سی میں جہاں ممکن ہو سکا وہاں پر دوسرے ممالک کے سفارتخانوں میں جا کر بھی اس بارہ میں بات کی چنانچہ

جنوری 1991ء کی رپورٹ میں خاکسار نے لکھا

سفارتخانوں کے ساتھ رابطہ

عرصہ زیر رپورٹ میں گھانا، سیرالیون اور آسٹریلیا کے سفارتخانوں میں رابطہ کیا۔ جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور انہیں حالات کی سنگینی سے اطلاع دی۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

☆...☆...☆

04 نومبر 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:07	17:43
مدینہ منورہ	05:11	17:40
قادیان	05:24	17:36
ربوہ	05:04	17:16
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:32	16:31